سوال

(521)قاری صاحبان کی تلاوت سنتے ہوئے اللہ اکبر کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محافل قراء ت میں قاری صاحبان تلاوت کرتے ہیں توسامعین حضرات اونچی آواز سے اللہ اللہ کہہ کرقاری صاحب کوداد دیتے ہیں۔ قرآن وسنت کی روسے اس کی کیا حیثیت ہے اور کہاں تک گنجائش ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

قاری کی تلاوت کے دوران اللہ، اللہ کہہ کرداد دینے کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں بلکہ یہ عمل نص قرآنی

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (الاعراف:۲۰۴)

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔'' کے خلاف ہے۔ حق بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو معانی ومفاہیم سے ناواقفی کی بنا پر الفاظِ قرآن سے دراصل لذت وسرور حاصل ہی نہیں ہوتا بلکہ ان کی لطف اندوزی محض قاری کی نغمہ سرائی پر موقوف ہے اور وہ اس کی حسین وجمیل آواز پر مرمٹنے والے ہیں۔ اگرچہ تحسین صوت بھی مطلوب امر ہے۔

لیکن امام مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''قرآنی حروف کو ان کی حدود سے متجاوز کرنا حرام ہے''۔ پھر عامۃ الناس کی دلچسپی کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی سادہ آواز میں قرآن پڑھتا ہے تو سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے بلکہ نفرت کا اظہار کرتے ہیں جبکہ قرآن میں مؤمنوں کے اوصاف یوں بیان ہوئے ہیں: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا (الانفال:۲)

''مومن تو وہ ہیں، جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔''

نیز فرمایا:

تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (الزمر:۲۳)

''جولوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، ان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم (ہوکر) اللہ کی یاد کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔ یہی اللہ کی ہدایت ہے وہ اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کرے، اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔''

پھر صحیح حدیث میں ہے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے قرآن کی تلاوت کی۔

'فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ' (متفق علیہ) "صحیح البخاری، بَابُ قَوْلِ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ حَسْبُكَ، رقم: ۵۰۵۰"

''ناگہانی میں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ قرآنی تاثیر کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے اثرات انسان کے دل و دماغ پر ظاہر ہوں نہ کہ اللہ اللہ، کمان کمان، یا استاذ ہیہ ہیہ کہہ کر خانہ پری کی جائے، اس سے اجتناب انتہائی ضروری ہے۔ السنن والمبتدعات: صفحہ ۲۱۹ ۲۲۰

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 460

محدث فتویٰ